

# سوانح حیات مبارک

خیر آبادی چشتی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید حافظ

## محمد علی شاہ

تالیف، انتخاب تحریر

خلیفہ مدنی تونسوی

مرتب، زیر اہتمام

مکتبہ سلیمانانہ چشتیہ تونسہ شریف

(سوشل میڈیا)

25.5.2024



سوانح حیات مبارک  
حضرت مولانا حافظ سید محمد علی شاہ خیر آبادی  
چشتی رحمتہ اللہ علیہ  
خصوصی اشاعت بسلسلہ عرس مبارک یوم وصال 18  
ذیقعدہ

تحریر خلیفہ مدنی تونسوی

آپ کا اسم گرامی محمد علی رحمتہ اللہ علیہ آپ کے  
والد محترم کا اسم گرامی سید شمس الدین رحمتہ  
اللہ علیہ ۔  
آپ کی ولادت باسعادت 1192ھ موضع کھیری انڈیا  
میں ہوئی ۔

حضرت حافظ محمد علی شاہ خیر آبادی رحمتہ اللہ  
علیہ نسباً سید تھے آپ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا  
غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ  
تک اور اُن سے اوپر امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ  
شیر خدا رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے ۔

حضرت حافظ محمد علی شاہ خیر آبادی رحمتہ اللہ

علیہ نے قرآن مجید حفظ کیا علم و عرفان میں آپ کا خاندان ایک امتیازی شان رکھتا ہے ۔  
آپ حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پہ بیعت ہوئے اور انہی سے خرقہ ارادت حاصل کیا آپ کا شمار حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے اولین خلفاء میں سے ہوتا ہے ۔

حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ کا بیعت ہونے کی یہ وجہ کتابوں میں لکھی گئی ہے کہ علوم ظاہری کے حصول کے بعد خدا کی طلب پیدا ہوئی تو دہلی میں آئے چند مدت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کی جاروب کشی کی نیز خانقاہ کی مسجد میں مشک سے پانی لاتے تھے اور خانقاہ کے پاخانے صاف کرتے تھے ۔ اور تمام رات حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ پر ختم قرآن پاک کرتے تھے اس طرح چودہ سال مجاہدہ کیا اور ریاضت کی آخر ایک رات حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بشارت دی کہ تونسہ شریف میں جو ملک سنگھڑ میں ہے جاو



اور حضرت خواجہ سلیمان صاحب جو اس زمانہ میں خاندان چشتیہ (سلسلہ) کے وارث ہیں کے مرید ہو جاو وہاں تمہارا مقصود حاصل ہوگا۔

چنانچہ آپ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کے چند خادمان کے ساتھ جو پاکپتن شریف میں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پر جارہے تھے روانہ ہو گئے۔ حضرت صاحب محبوب رحمان حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ بھی عرس شریف پر پاکپتن شریف تشریف لائے ہوئے تھے جب خادمان مذکور حضرت صاحب کی زیارت کے لئے گئے تو آنجناب نے خود پوچھا کہ کوئی شخص محمد علی نام فلاں شکل تمہارے ساتھ آیا کہنے لگے ہاں پس ان کو طلب کیا اور وہیں پاکپتن شریف میں ملاقات ہوئی۔

منقول ہے کہ حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ آپ مجھے بیعت سے مشرف فرمائیں حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ

علیہ نے فرمایا تمہارے وجود میں چند چیزیں بیعت کے منافی ہیں۔  
جب تک تم انہیں دور نہیں کرو گے، منزل مقصود تک نہیں پہنچو گے۔  
ایک تو یہ کہ تمہیں نوابی منصب حاصل ہے اور جس شخص کو یہ منصب حاصل ہو، اسے دوسرے حقیر نظر آتے ہیں۔  
دوسرا یہ کہ تم قاری بھی ہو اور وہ عام طور پر دوسروں کو غلط خوان سمجھتا ہے۔  
تیسرا یہ کہ تمہیں علمی فضیلت بھی حاصل ہے اور جو عالم ہو اسے دوسرے لوگ جاہل دکھائی دیتے ہیں۔  
چوتھا یہ کہ تمہیں اپنے حسب نسب پر بھی فخر ہے کہ سید ہو اور جو سید ہو وہ کہتا ہے کہ کوئی شخص خواہ کتنا بھی پڑھ لکھ لے سید نہیں بن سکتا  
حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔  
حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں بیعت کیا اور پھر اپنے پاس سنگھڑ شریف لے آئے پس آپ سترہ سال آپ حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی



صحبت و ریاضتِ شاقہ و مجاہدہ میں مشغول رہے اور  
پھر حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ  
اللہ علیہ کی توجہ سے درجہ تکمیل کو پہنچے اور  
حضرت صاحب کی خلافت سے مشرف ہوئے ۔  
تونسہ شریف میں کئی سال رہنے کے بعد حضرت  
حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ  
حرمین شریفین چلے گئے آپ پانچ سال حرمین شریفین  
میں رہے وہاں اکثر لوگ آپ کے مرید ہوئے  
منقول ہے کہ حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی  
رحمۃ اللہ علیہ نے حرمین شریفین میں شادی کر لی  
اور وہاں ایک بیٹا پیدا ہوا تو آپ نے اس کا نام محمد  
مدنی رکھا جب وہاں سے وداع ہو کر ہندوستان کی  
طرف روانہ ہوئے تو وہ منکوحہ اپنے بیٹے کے ساتھ  
ہمراہ تھی مگر راستہ میں دونوں ماں بیٹا فوت ہو گئے  
اس کے بعد حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی  
رحمۃ اللہ علیہ دہلی آ گئے اور وہاں چند روز رہ کر  
سنگھڑ شریف میں حضرت پیرومرشد محبوب سبحان  
کی خدمت میں گئے وہاں کچھ مدت رہ کر پھر اپنے  
وطن خیرآباد شریف آئے بعد ازاں وہاں سے روانہ ہو کر  
حیدر آباد دکن گئے وہاں کچھ مدت رہے اس سفر میں  
ان کا برادر زادہ محمد اسلم ان کے ہمراہ تھا حیدرآباد

کی مخلوق امراء غرباء بہت تعداد میں آپ کے مرید ہو گئے اور آپ وہاں خلق خدا کی راہنمائی فرمانے لگے وہاں کے اکثر علماء نے آپ سے مثنوی مولانا روم کا درس لیا۔

کہتے ہیں کہ ان کی طرح مثنوی کوئی نہیں پڑھاتا تھا۔

حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ شاعر بھی تھے آپ کا تخلص مشتاق تھا آپ کی کئی غزلیات و رباعیات ہیں۔

آپ نے اپنے مرشد حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کو یوں خراج عقیدت پیش کیا

دلم بریود جانا نے کہ آنی دلستان دارد  
شکر لب ، خندہ نمکینی خمار میکشان دارد  
بیا مشتاقِ زبیر بگزر تو خاکِ پا سلیمان شو !  
کہ ہر کس از جمالِ او کمالِ بے کراں دارد

(ترجمہ میرا دل ایک ایسے محبوب نے چھین لیا ہے جو دل کو موہ لینے والی شان رکھتا ہے جس کے لب میٹھے ہیں اور ہنسی نمکین ہے اور وہ میکشوں کا خمار رکھتا



ہے اے مشتاق تو اس محبوب کو چھوڑ اور سلیمان  
(حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان رحمتہ اللہ علیہ)  
کا غلام ہو جا کہ ہر شخص اُس کے جمال سے بے اندازہ  
کمال حاصل کر لیتا ہے ۔

حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی رحمتہ اللہ  
علیہ کی دو شادیاں تھیں ایک مدینہ منورہ سے اور  
دوسری دہلی سے کی ۔

کتاب مناقب حافظیہ (ملفوظات حضرت حافظ محمد  
علی شاہ خیرآبادی رحمتہ اللہ علیہ)

حضرت حافظ سید محمد علی شاہ خیرآبادی رحمتہ  
اللہ علیہ کے ملفوظات شریف پہ مشتمل یہ نایاب  
کتاب جو کہ حضرت حافظ سید محمد علی شاہ  
خیرآبادی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید مولوی غلام محمد  
ہادی چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مرشد کریم کے  
ملفوظات تحریر کیے 260 صفحات پہ مشتمل یہ  
نایاب کتاب آج سے کئی سال پہلے فارسی زبان میں  
کانپور انڈیا میں شائع ہوئی ۔

اس کا اردو ترجمہ مشاہدہ حافظی کے نام سے 1354ھ



کو شائع ہوا

الحمد لله ثم الحمد لله

مناقب حافظیہ کا فارسی اور اردو ترجمہ کی PDF

فائل دستیاب ہے اہل ذوق احباب وائس ایپ پہ حاصل

کر سکتے ہیں۔

حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی رحمۃ اللہ

علیہ کا تذکرہ اور کئی کتب میں موجود ہے۔

کتاب مشاہدہ حافظی میں ہے کہ

حضرت سید حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی رحمۃ

اللہ علیہ نے فرمایا

ایک روز بادشاہ نے حضرت سلطان المشائخ (حضرت

خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الہی رحمۃ اللہ

علیہ) کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا حضرت

محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ رات کے وقت باہر

تشریف لے گئے بادشاہ نے دریافت کیا کہ میرے آنے کی

خبر حضرت کو کس نے پہنچائی؟ معلوم ہوا کہ

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت

محبوب الہی کو خبر دی تھی جب حضرت امیر خسرو

رحمۃ اللہ علیہ کو پکڑا اور سبب دریافت کیا تو

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر



بادشاہ مجھ سے ناراض ہو اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے  
کہ میری جان جائے گی اور اگر میرے مرشد مجھ سے  
ناراض ہو گئے تو ایمان میرا سلب ہو جائے گا  
نعوذ باللہ من ذلک

کتاب راحت العاشقین میں ہے کہ  
ایک دن میاں حسن علی صاحب باغبان رحمۃ اللہ  
علیہ نے حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی  
رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ خداوند تعالیٰ نے  
آپ کو مثنوی سمجھنے میں اس قدر فہم عطا فرمائی  
ہے کہ شاید آپ نے مثنوی شریف کی تمام شروح و  
حاشیے مطالعہ فرما لیے ہیں  
حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی رحمۃ اللہ  
علیہ نے جواباً کہا جب اول اول میں نے حضرت غوث  
زماں (حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی  
رحمۃ اللہ علیہ) کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا تو  
مجھے حکم ملا کہ کوئی کتاب پڑھو میں نے عرض کی  
قبلہ جو بھی کتاب پڑھنے کا آپ حکم دیں گے وہی  
کتاب پڑھوں گا حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان  
تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مثنوی یہاں موجود  
ہے میاں مقبول لانگری کو جا کر کہو کہ مثنوی کتب



خانہ میں موجود ہے وہ مجھے کتب خانہ سے نکال  
دیں میں جا کر لانگری سے وہ کتاب لے آیا اور غوث  
زماں (حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی  
رحمتہ اللہ علیہ) سے پڑھنا شروع کیا ابھی سات سبق  
پڑھے تھے کہ حضرت غوث زماں رحمتہ اللہ علیہ صبح  
کے طعام سے فارغ ہو کر بنگلہ تشریف لائے اور محفل  
آراء ہو کر سالکان راہ حق کو سبق پڑھانے لگے تو  
مجھے فرمایا تم نے آج سبق کیوں نہیں پڑھا۔ میں نے  
عرض کی قبلہ جس انداز سے آپ نے پڑھانا شروع کیا  
ہے وہ مجھ عاجز کی استطاعت سے باہر ہے۔ کوئی  
دوسرا انداز اختیار فرمائیں تو میں پڑھ سکوں گا  
حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ  
علیہ نے فرمایا کتنے سبق پڑھے ہیں میں نے عرض کی  
قبلہ سات سبق پڑھے ہیں حضرت خواجہ شاہ محمد  
سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا یوں  
سمجھو کہ تم نے ساری کتاب پڑھ لی ہے۔  
میں ان سات اسباق کی برکت سے کتاب مثنوی کا  
کوئی بھی مقام ہو اس طرح اس کی شرح و بیان کر  
سکتا ہوں کہ گویا میں نے کتاب کی تمام شروح و  
حاشیے پڑھ لیے ہیں۔



کتاب مشاہدہ حافظی میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ تونسہ شریف میں مثنوی شریف کا درس دے رہے تھے۔ اُسی جگہ غسل خانہ کے قریب بہت سی چڑیاں جمع ہو گئیں حضرت غریب نواز شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے اولاد میں میاں خیر محمد جو بہت ہی کم سن تھے انہوں نے چڑیاں پکڑنے کی غرض سے وہاں پر ڈلیا لگائی اور خود چھپنے کی غرض سے حضور حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی نشست گاہ میں تشریف لائے حضور حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو دیکھ کے فوراً تعظیم کے واسطے کھڑے ہو گئے۔ صاحبزادہ صاحب بچوں کی عادت کے مطابق کئی مرتبہ موقع شکار سے نشست گاہ تک آتے اور پھر جاتے حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ ہر مرتبہ تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے یہ دیکھ کر طلبہ درس نے عرض کیا کہ حضور صاحبزادہ صاحب ابھی بچے ہیں اگر آپ بار بار کھڑے ہوں گے تو مثنوی شریف کے درس کا حرج ہوگا۔ حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میاں سنو کہ اگر صاحبزادہ صاحب ہزار



بار تشریف لائیں اور میں ہزار بار کھڑا ہو جاؤں جب بھی پیرزادہ کی تعظیم کا حق ادا نہ کر سکوں گا۔

میر صاحب بیان کرتے تھے کہ حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی اپنے شیخ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو کمالِ ادب کے ساتھ مجلس شریف کے پائیں میں کسی گوشہ میں تشریف رکھتے۔ کہ وہاں موجود لوگ آپ کو دیکھ بھی نہ پاتے تھے۔

حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار خلفاء تھے جن میں سے چند کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں

مرزا سردار بیگ رحمۃ اللہ علیہ (حیدرآباد دکن)

شاہ حبیب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (حیدر آباد دکن)

مولانا حسن الزمان رحمۃ اللہ علیہ (حیدر آباد دکن)

سید مجید حسن رحمۃ اللہ علیہ لکھنؤ

ان بزرگوں نے جنوبی ہندوستان میں سلسلہ عالیہ چشتیہ کی اشاعت کا کام کیا۔

حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی رحمۃ اللہ



علیہ کا وصال کتاب مناقب المحبوبین میں 18 ذیقعدہ  
درج ہے جب کہ مناقب حافظیہ اور تذکرہ اولیائے دکن  
میں 19 ذیقعدہ درج ہے پس ہمارے نزدیک مضبوط اور  
مستند روایت مناقب المحبوبین ہے ۔

آپ کا وصال 18 ذیقعدہ 1266ھ کو ہوا آپ کے قائم  
مقام و سجادہ نشین محمد اسلم جو آپ کے برادرزادہ  
تھے سجادہ نشین مقرر ہوئے  
حضرت حافظ محمد علی شاہ خیرآبادی رحمۃ اللہ  
علیہ کا مزار اقدس قصبہ خیرآباد شریف ڈسٹرکٹ  
سیتا پور اودھ (انڈیا) میں مرجع الخلائق ہے ۔

ماخذ

کتاب مناقب المحبوبین  
کتاب تذکرہ غوث زماں  
کتاب خواجہ محمد سلیمان تونسوی اور ان کے خلفاء  
کتاب مناقب حافظیہ اردو ترجمہ مشاہدہ حافظی  
کتاب راحت العاشقین

طالب دعا

خلیفہ محمد ہادی  
خلیفہ مدنی تونسوی



































































































